

تحقیق و مطالعہ

از جناب غازی عزیز الخیر - سعودی عرب

ابلیس کی حقیقت (۱)

ابلیس کہ جس کی اصل جن ہے کے لغوی معنی پر روشنی ڈالتے ہوئے البو یعلیٰ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :

”جن“ یعنی ”مستور“ اصلاً ”استتار“ سے شتق ہے۔ ”جن“ سے جنین، یعنی وہ بچہ جو جوماں کے رحم میں موادِ نظر نہ آئے، اور ”مجنون“ الفاظ نکلے ہیں کیونکہ پاگل کا خیال عقلِ مستور ہوتا ہے۔

اسی طرح ”بہشت“ کو ”جنت“ بھی اسی لیے کہا جاتا ہے کہ وہ مستور ہے اور ہماری نظریں اسے دیکھنے سے قاصر ہیں۔

عام طور پر یہ بات مشہور ہے کہ ”ابلیس“ پہلے فرشتوں میں انتہائی عابد، پرہیزگار، عالم اور مجتہد بلکہ دربارِ الہی کا مقرب ترین فرشتہ تھا لیکن اللہ تبارک و تعالیٰ کے حکم کی نافرمانی کرنے کی وجہ سے مردود ٹھہرا۔ بعض لوگ اسے معلم الملوک، طاؤس الملائکہ، خازن الجنة، اشرف الملائکہ، رئیس الملائکہ اور نہ جانے کیا کیا بتاتے ہیں لیکن فی الواقع ملائکہ میں اس کی فضیلت تو درکنار بنیادی طور پر اس کا فرشتہ ہونا بھی انتہائی مشکوک بات ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دور سے ہی ”ابلیس“ کا فرشتہ ہونا ایک اختلافِ مسلمہ رہا ہے، چنانچہ علامہ حافظ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں :

”اس امر میں اختلاف ہے کہ آیا وہ پہلے ملائکہ میں سے تھا جب اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی تو اسے مسخ کر دیا گیا یا اصلاً وہ ملائکہ میں سے نہیں تھا

اس کے متعلق دو اقوال مشہور ہیں جن کا ذکر انشاء اللہ کتاب التفسیر میں کیا جائے گا۔ لے

بعض لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ ملعون ٹھہرائے جانے سے قبل اس کا نام ”ابلیس“ نہ تھا بلکہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس و ناکام ہونے کے بعد اس کا نام ”ابلیس“ پڑ گیا تھا عربی لغت میں ”بَلَسَ“ اور ”ابْلَسَ“ چونکہ انتہائی مایوس و نامراد اور دل شکستہ ہونے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ لہذا ”ابلیس“ کا نام ”ابلیس“ اس کی مایوسی و ناکامی و نامرادی اور دل شکستگی کی حالت کے پیش نظر ہی پڑا تھا۔ اس امر کی تائید میں حضرت ابن عباسؓ کی ایک روایت جو پیش کی جاتی ہے اس طرح ہے۔

”کان اسم ابلیس حیث
کان مع الملائكة عزائیل
ثوابلیسؑ
”ابلیس کا نام جب وہ ملائکہ کیساتھ
تھا تو عزائیل تھا بعد میں ابلیس
پڑ گیا“

حافظ ابن کثیرؒ فرماتے ہیں :

”... پھر صرف ابلیس کے ساتھی فرشتوں سے فرمایا کہ آدمؑ کے سامنے سجدہ کرو تو ان سب نے تو سجدہ کیا لیکن ابلیس کا وہ غرور و تکبر ظاہر ہو گیا اُس نے نہ مانا اور سجدہ سے انکار کر دیا اور کہنے لگا میں اس سے بہتر ہوں، اس سے بڑی عمر والا ہوں اور اس سے قوی اور مضبوط ہوں، یہ مٹی سے پیدا کیا گیا ہے اور میں آگ سے بنا ہوں اور آگ مٹی سے قوی ہے اس انکار پر اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی رحمت سے ناامید کر دیا اور اسی لیے اسے ابلیس کہا جاتا ہے۔ اس کی نافرمانی کی سزا میں اسے راندہ درگاہ شیطان بنا دیا اللہ تعالیٰ اور مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی مرحوم ”تفہیم القرآن“ میں ”ابلیس“ کی وجہ تسمیہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں :

” اصل میں لفظ مُلْبِسُوت استعمال ہوا ہے جس کا پورا مفہوم

لے فتح الباری شرح صحیح البخاری للعسقلانی ج ۲ ص ۳۳۹-۳۴۰ طبع بیروت لے رواہ الطبری وابن ابی الدنیا و کذا فی فتح الباری ج ۲ ص ۳۳۹ - لے تفسیر ابن کثیر مترجم ج ۱ ص ۹۸ طبع نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی۔

میلوسی سے ادا نہیں ہوتا۔ بکس اور ابلاس کا لفظ کئی معنوں میں آتا ہے ہوتا ہے۔ حیرت کی وجہ سے دنگ ہو کر رہ جانا، خوف اور دہشت کے مارے دم بخود ہو جانا، غم و رنج کے مارے دل شکستہ ہو جانا، ہر طرف سے نا اُمید ہو کر ہمت توڑ بیٹھنا اور اسی کا ایک پہلو مایوسی و نا اُمردی کی وجہ سے برا فروختہ (DESPERATE) ہو جانا بھی ہے جس کی بنا پر شیطان کا نام ابلیس رکھا گیا ہے۔ اس نام میں یہ معنی پوشیدہ ہیں کہ یاس اور نا اُمردی (FRUSTRATION) کی بنا پر اس کا زخمی تکبر اس قدر برا لگتی ہو گیا ہے کہ اب وہ جان سے ہاتھ دھو کر ہر بازی کھیل جانے اور ہر جرم کا ارتکاب کر گزرنے پر تلا ہوا ہے۔

بعض ضعیف روایات میں ”عزرائیل“ کے علاوہ ”ابلیس“ کے چند اور نام بھی ملتے ہیں مثلاً حارث، اجدع، ضربث، وہان، جابث، جاث، علوان، حمدون، تموس اور حکم وغیرہ۔

اسی طرح بعض مفسرین نے اس کی کنیت ”ابومرہ“ ”ابوالکر و بین“ اور ”ابوکر دوس“ بیان کی ہے لیکن علامہ حافظ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں کہ: ”قرآن کریم (کے مطالعہ) سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس کا نام اس (سجدۂ آدم کے) واقعہ سے قبل بھی ابلیس ہی تھا۔“

۱۔ حالانکہ اس سے قبل خود مولانا مودودی مرحوم ”ابلیس“ کی شرح میں یوں فرما چکے ہیں: ”لفظی ترجمہ انتہائی مایوس، اصطلاحاً یہ اس جبکہ نام ہے جسے اللہ کے حکم نافرمانی کر کے آدم اور بنی آدم کے لیے طمع و منہ ہونے سے انکار کر دیا اور اللہ سے قیامت تک کے لیے جہالت مانگی کہ اسے نسل انسانی کو بہکانے اور گمراہیوں کی طرف ترغیب دینے کا موقع دیا جائے اسی کو الشیطان بھی کہا جاتا ہے درحقیقت شیطان اور ابلیس بھی محض کسی مجرد قوت کا نام نہیں ہے بلکہ وہ بھی انسان کی طرح ایک صاحب تشخص ہستی ہے۔“ (تفہیم القرآن للمودودی ج ۱ ص ۶۶-۶۷-۶۸) تفہیم القرآن للمودودی ج ۲ ص ۲۹۵ حاشیہ ۴۳- ۳۴ رواہ احمد ج ۵ ص ۵۷-۵۸ وابن جریر والترمذی والحاکم وابن ابی حاتم فی تفسیرہ وکنہ فی تفسیر لابن کثیر ترجمہ ج ۲ ص ۵۸ وفتح المجید ص ۳۹۹-۴۰۰ سنن ابوداؤد مع عون المعبود ج ۲ ص ۴۵، ۴۶ سنن ابن ماجہ وکنہ فی میزان الاعتدال الذہبی ج ۱ ص ۶۲۵-۶۲۶ ۴۷ ایضاً کہ رواہ

اس سلسلہ میں حافظ ابن حجرؒ کی یہ رائے زیادہ قوی اور باوزن معلوم ہوتی ہے واللہ اعلم۔

ذیل میں اب اس سلسلہ پر کہ آیا ”ابلیس“ فرشتہ تھا یا نہیں؟ فریقین کے دلائل اور اُن کا علمی جائزہ پیش کیا جاتا ہے۔

علامہ ابو بکر عبدالعزیزؒ فرماتے ہیں:

”ابلیس ملائکہ میں سے تھا کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے،

وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ لَهُ

ترجمہ: (اور جس وقت ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدمؑ کے سامنے سجدہ میں

گمراہ و توسب سجدے میں گر پڑے بجز ابلیس کے)

اس آیت میں واضح طور پر ابلیس کا استثناء مذکور ہے اور استثناء کسی غیر جنس کے

ساتھ نہیں ہوتا۔ اہل عرب کے نزدیک یہ امر معروف و مشہور ہے پس اگر کوئی کہنے والا یوں

کہے کہ تمام نان بایوں نے دوکان کھولی سوائے فلاں کے، تو اس قول میں ”فلاں“ سے

مُراد کوئی دوسرا نان بائی ہی ہوگا۔ اس فلاں“ سے قائل کی مُراد کوئی لوہار ہو تو قائل کا یہ قول

حسن نہیں سمجھا جائے گا۔ اس کی مثال تو وہی ہوگی کہ کوئی کہنے والا یوں کہے کہ میں نے انسانوں

کو دیکھا سوائے گدھے کے۔ یہاں پر کوئی شخص استثناء از غیر جنس کی شہادت کے طور

پر عربی کا یہ شعر پیش کر سکتا ہے۔

وبلده ليس بها انيس

إلا العافير وإلا العيس

مگر اس کا جواب یہ ہے کہ ”يعافير“ اور ”عيس“ دونوں ایک ہی جنس (یعنی

ابوبکر بن ابی شیبہ ۸؎ رواہ البطرائی ۹؎ رواہ ابن عدی و کذا فی القوائد المجموعہ للشوکانی ص ۲۷۷

والموضوعات لابن الجوزی ج ۱ ص ۵۸۵ وتنزیہ الشریعۃ المرفوعۃ لابن عراق الکفانی ج ۱ ص ۷۷۷ ومیزان الاعتدال

للذہبی ج ۱ ص ۲۰۲-۱۰۲ ۱۱؎ ایضاً ۱۲؎ ایضاً ۱۳؎ کذا فی کتاب لابن خالویہ ۱۴؎ نقاش کا یہ

قول البایۃ والنهاہ لابن کثیر ج ۱ ص ۳۵۸ پر مذکور ہے ۱۵؎ فتح الباری لابن حجر ج ۱ ص ۳۳۹۔

۱۶؎ بقرہ ۲۳؎ الإسراء ۶۱؎ الکہف ۵۵؎ طہ ۱۱۶؎

”ایناس“ کی جنس سے ہیں لہذا اس شعر میں ان کا استثناء انہیں جنس ”ایناس“ سے جدا نہیں کر دیتا البتہ اس مقام پر کسی ”آدمی“ یا ”جن“ کا ذکر ہوتا تو بلاشبہ یہ استثناء از غیر جنس ثابت ہوتا پس ثابت ہوا کہ استثناء از جنس نہیں ہے نیز یہ کہ مذکورہ بالا آیت اس امر کی صحت پر دلالت کرتی ہے کہ ابلیس یقیناً فرشتوں میں سے تھا ورنہ اس کا سجدہ کرنا ہرگز باعث ملامت و عتاب قرار نہ پاتا جب اس کو سجدہ کا حکم ہی نہیں دیا گیا تھا تو اس کی حیثیت تو محض ایک مناظر کی رہ جاتی ہے۔ اس کو مردود ٹھہرانے والی بات اس کا یہ متکبرانہ قول تھا اَنَا خَيْرٌ مِّنْكَ (یعنی میں اس سے بہتر ہوں) یہ کہہ کہ اس نے حکم باری تعالیٰ کی خلاف ورزی کی اور اس کے غضب کو اپنی جانب موڑ لیا۔ اس کی مثال بالکل اس طرح ہے کہ بادشاہ وقت امتناعی اعلان کرے کہ: ہزار اپنی دکانیں نہ کھولیں۔ اس اعلان کی وجہ سے ہزار تو دوکانیں نہ کھولیں مگر نان بائی اپنی اپنی دوکانیں کھول لیں تو ان کو ہدف ملامت بنانا قطعاً درست نہیں ہے کیونکہ وہ اس شاہی ممانعت میں سرے سے داخل ہی نہیں ہیں۔

علامہ ابو بکر عبدالغفر نے اپنی کتاب ”التفسیر“ میں بھی اس بات کی صراحت فرمائی ہے کہ بلاشبہ ابلیس فرشتوں میں سے ایک فرشتہ تھا۔ ان کی سب سے بڑی دلیل قرآن مجیم کی آیت ”وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ“ ہے جیسا کہ اوپر بیان کیا جا چکا ہے۔ آل رحمہ اللہ اس امر میں علماء کے تمام اختلافات کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

”اگر ابلیس ملائکہ میں سے نہ ہوتا تو باری تعالیٰ کے سجدہ کرنے کے حکم سے خارج ہوتا کیونکہ سجدہ کے اس حکم کے مامور تو فقط ملائکہ تھے۔ ہمارا اجماع ہے کہ وہ بھی اس سجدہ کے لیے مامور تھا۔ اکثر مفسرین اور ابن عباسؓ وغیرہ نے ابلیس کو مامور بالسجدہ قرار دیا ہے، ابن مسعودؓ، صحابہؓ کی ایک جماعت، سعید بن المسیب بعض دوسرے اصحاب علم و فضل اور متکلمین کی ایک جماعت ابلیس کے مامور بالسجدہ ہونے کی قائل ہے۔“

ابو یعلیٰ بیان کرتے ہیں:-

”میں نے ابو اسحاق بن شاذان کی تعلیقات میں دیکھا ہے کہ ابو اسحاقؒ نے اپنے شیخ (یعنی ابو بکر عبدالعزیزؒ) سے کسی کو سوال کرتے ہوئے سنا، کیا ابلیس ملائکہ میں سے تھا؟ اُن رحمہ اللہ نے جواب دیا: امر بالسجود یہی بتاتا ہے، اگر ابلیس ملائکہ میں سے نہ ہوتا تو وہ مامور نہ ہوتا“ لے

ابلیس کے ملائکہ کی جنس سے ہونے اور ملائکہ کے درمیان اس کی فضیلت بیان کرنے والی بہت سی روایات مختلف کتب تفاسیر میں مذکور ہیں۔ مثلاً

(۱) قال ابن عباس: رآنا ابلیس من اشرف الملائكة واكرمهم قبيلا وكان خازنا على الجنان وكان له سلطان سماء الدنيا وكان له سلطان الارض لے

”حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں۔ ابلیس اشرف الملائکہ اور ان میں سب سے مکرم قبیلہ سے تعلق رکھتا تھا۔ وہ جنوں کا خازن تھا۔ اس کی بادشاہت آسمان دنیا اور زمین پر قائم تھی“

یہ روایت بطریق ”قاسم بن الحسن حد ثنا الحسين بن داود حدثنی مجاہ عن ابن جریج قال ابن عباس نحوه“ مروی ہے لیکن اس طریق میں ایک راوی ”سید جریج بن داود“ ہے جس کے متعلق علامہ ابن حجر عسقلانیؒ فرماتے ہیں کہ:

”اپنی معرفت و امانت کے باوجود ضعیف ہے“

امام نسائیؒ فرماتے ہیں:

”ثقة نہیں ہے“

علامہ ذہبیؒ بیان کرتے ہیں:

”نسائی نے اسے قواد قرار دیا ہے اس سے ایسی احادیث مروی ہیں جن کا کلمہ

حدیث کے انکار کیا ہے“

ابو حاتمؒ نے اسے ”صدوق“ قرار دیا ہے۔

علامہ حلیؒ فرماتے ہیں:

”امام احمدؒ نے اس کی تضعیف کی ہے لیکن ابن حبانؒ اور ابو حاتم الرازیؒ نے اس کی توثیق کی ہے“

تفصیلی ترجمہ کے لیے تقریب التہذیب لابن حجرؒ، میزان الاعتدال للذہبیؒ، مجمع الزوائد وبلغ الفوائد للصبثیؒ، فہارس مجمع الزوائد للسیونیؒ، الزغلول اور سلسلۃ الاحادیث الضعیف والموضوعہ للالبانیؒ وغیرہ ملاحظہ فرمائیں۔

اس طریق کا دوسرا مجروح راوی ”حجاج بن محمد المصیصی الآعورؒ“ ہے جسے علامہ ذہبیؒ اور علامہ عجمیؒ وغیرہ نے ”ثقم“ اور امام احمدؒ نے ”أحفظ“ قرار دیا ہے، لیکن ابن معینؒ فرماتے ہیں کہ ”اختلاط کرتا تھا“

ابن حجر عسقلانیؒ بھی فرماتے ہیں کہ:

”ثقم اور ثابت ہے لیکن آخر عمر میں اختلاط کیا کرتا تھا“

حجاج کے تفصیلی ترجمہ کے لیے میزان الاعتدال للذہبیؒ، تحفۃ الاخوان للبارکفوریؒ۔ تقریب التہذیب لابن حجرؒ، معرفۃ الثقات للعجمیؒ، تہذیب التہذیب لابن حجرؒ اور تاریخ بغداد للخطیبؒ وغیرہ کی طرف رجوع فرمائیں۔

اس طریق کا تیسرا مجروح راوی ”عبد الملک بن عبد الغزیز ابن جریجؒ“ ہے جو علامہ عجمیؒ اور علامہ ابن حجرؒ وغیرہ کے نزدیک ”ثقم“ تو ہے لیکن امام ابن حجرؒ فرماتے ہیں کہ ”مدلس ہے اور ارسال کرتا ہے۔“

علامہ ذہبیؒ نے بھی اس کی ”تدلیس“ کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔
ابن حبانؒ نے عبد الملک بن عبد الغزیز کا ذکر اپنی کتاب ”الثقات“ میں کیا ہے۔

۱۔ تقریب التہذیب لابن حجرؒ ج ۱ ص ۱۷۵-۳۳۵، میزان الاعتدال للذہبیؒ ج ۱ ص ۵۳۷ و ج ۲ ص ۲۲۶، مجمع الزوائد للصبثیؒ ج ۵ ص ۲۳۸، سلسلۃ الاحادیث الضعیف والموضوعہ للالبانیؒ ج ۲ ص ۳۱۷ فہارس مجمع الزوائد للزغلولؒ ج ۲ ص ۳۰۴۔

۲۔ معرفۃ الثقات للعجمیؒ ج ۱ ص ۲۸۶۔ تقریب التہذیب لابن حجرؒ ج ۱ ص ۱۵۴، تہذیب التہذیب لابن حجرؒ ج ۲ ص ۲۰۵، میزان الاعتدال للذہبیؒ ج ۱ ص ۴۶۳، تاریخ بغداد للخطیبؒ ج ۱ ص ۲۳۶۔

یحییٰ بن سعیدؒ اور خراشؒ کا قول ہے کہ ”صدوق“ ہے۔ دہلی فرماتے ہیں کہ ”اگر حدیثی اور سمعت“ کے ساتھ روایت کرے تو اس کی حدیث قابل احتجاج ہوتی ہے۔“

علامہ ابن حجر عسقلانیؒ نے عبد الملک بن عبد الغزیز کو اپنی کتاب ”تعریف اہل التقدیس بمراتب الموصوفین بالتدلیس“ کے مرتبہ ثالثہ میں شمار کیا ہے۔ یہ وہ طبقہ ہے جس کے اکثر رجال کی احادیث کے ساتھ آئمہ نے احتجاج نہیں کیا ہے تاوقتیکہ وہ اپنے سماع کی صراحت نہ کریں۔ اس طبقہ میں بعض ایسے رجال بھی ہیں جن کی احادیث کا مطلقاً رد کیا گیا ہے۔ امام نسائی وغیرہ نے عبد الملک بن عبد الغزیزؒ میں ”تدلیس“ کا وصف بیان کیا ہے۔ امام دارقطنیؒ فرماتے ہیں کہ:-

”ابن جریرک ”تدلیس، شر التدلیس کی قبیل سے ہے کیونکہ وہ قبیح التدلیس ہے“ امام احمد بن حنبلؒ نے بھی اس کی ”تدلیس“ کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ عبد اللہ بن احمد اپنے والد امام احمد بن حنبل سے نقل فرماتے ہیں کہ:

”ابن جریر نے جن احادیث میں ارسال کیا ہے ان میں سے کچھ احادیث موضوع ہیں“ مزید تفصیلی ترجمہ کے لیے میزان الاعتدال فی نقد الرجال للذہبیؒ، معرفة الرواة للذہبیؒ، تقریب التہذیب لابن حجرؒ، تہذیب التہذیب لابن حجرؒ، تعریف اہل التقدیس لابن حجرؒ، الاسامی والکنی للاحمد بن حنبلؒ، تہذیب الکمال للمحافظ المزنیؒ، معرفة الثقات للعلجیؒ اور تحفۃ الاحوذی للمبارکفوریؒ وغیرہ کا مطالعہ مفید ہوگا۔

(۲) عن ابن عباسؓ قال: ان من الملائكة قبيلة من الجن كان ابليس منها وكان يسوس ما بين السماء والارض“ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں: ملائکہ میں سے ایک قبیلہ جنوں کا ہے ابلیس اسی قبیلہ سے تعلق رکھتا تھا اور آسمان بین کے درمیان جو کچھ موجود ہے اس پر حکمرانی کرتا تھا۔

۱۔ تقریب التہذیب لابن حجرؒ ج ۱ ص ۵۲۰، تہذیب التہذیب لابن حجرؒ ج ۱ ص ۲۰۵، تعریف اہل التقدیس لابن حجرؒ ج ۱ ص ۲۰۵، میزان الاعتدال للذہبیؒ ج ۱ ص ۶۵۹، معرفة الرواة للذہبیؒ ص ۱۳۹، الاسامی والکنی للاحمد بن حنبلؒ ص ۸۶، معرفة الثقات للعلجیؒ ج ۱ ص ۱۰، تہذیب الکمال للمحافظ المزنیؒ ج ۱ ص ۵۵۵، تحفۃ الاحوذی للمبارکفوریؒ ج ۱ ص ۱۶۹-۲۰۱۔ ۲۔ رواہ ابن جریر البیہقیؒ وکذا فی البدایہ والنہایہ لابن کثیرؒ ج ۱ ص ۵۵

یہ روایت بطریق ”ابن جریر عن صالح مولی التوامہ وشریک بن ابی نمر مروی ہے۔
ابن جریر پر علمائے جرح والتعديل کی جرح اوپر بیان کی جا چکی ہے اس سند کا دوسرا مجروح
راوی صالح بن نہمان مولی التوامہ ہے جس کے متعلق علامہ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں۔
صدوق تھا لیکن آخر عمر میں اختلاط کرتا تھا۔
علامہ ذہبی بیان کرتے ہیں:

”اسمعی کا قول ہے کہ شعبہ اس سے روایت نہیں کرتے تھے بلکہ اس سے روایت
لینے سے دوسروں کو منع بھی فرماتے تھے۔“
مالک کا قول ہے کہ ”ثقة نہیں ہے۔“

عبد اللہ بن احمد نے یحییٰ بن مبین کے متعلق بیان کیا ہے کہ: ”انہوں نے فرمایا: قوی
نہیں ہے۔“

یحییٰ القطان کا قول ہے: ”لحميكن بثقة“

ابن عیینہ فرماتے ہیں: ”وہ اختلاط کرتا تھا پس اس کو ترک کیا گیا ہے۔“
امام نسائی فرماتے ہیں کہ ”ضعیف ہے۔“

ابن مبین کا ایک قول ہے کہ ”ثقة تھا لیکن وفات سے پہلے اس میں تحریف آگئی تھی
پس جس نے اس سے اس تحریف کے آنے سے قبل کچھ سنا تو وہ ثابت ہے۔“
ابو حاتم کا قول ہے کہ ”وہ قوی نہیں ہے۔“

ابن مدینی نے اس کی متوثیق کی ہے۔

امام احمد بھی اسے ”صالح الحديث“ بتاتے ہیں۔

ابن جہان بیان کرتے ہیں کہ ”۱۵۱ھ میں اس کے اندر تغیر آگیا تھا پھر وہ ایسی
خبریں لایا جو ثقات کی طرف سے موضوعات بیان کرنے کے مشابہ ہیں، اس کی حدیث میں
اختلاط موجود ہے، اس کی قدیم حدیث میں خبر ہوتی ہے لیکن بعد میں وہ تمیز نہ کر پایا چنانچہ
سستی ترک ہے۔“

ابن نہمان کے تفصیلی ترجمہ کے لیے تقریب التہذیب لابن حجر، ضعفاء، والمترکون للنسائی
مجرحین لابن جہان، تاریخ البکیر للحماری، ضعفاء، البکیر للعقیلی، جرح والتعديل لابن ابی حاتم،
کامل فی الضعفاء لابن عدی، میزان الاعتدال للذہبی، مجموع فی الضعفاء، والمترکین للسیروان

تحفۃ الاحوذی للمبارکفوری، مجمع الزوائد للہیثمی، فہارس مجمع الزوائد للزغول، سلسلۃ الاحادیث الضعیفہ والموضوعہ للالبانی اور سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ للالبانی وغیرہ کی طرف رجوع فرمائیں۔

(۳) لما فرغ اللہ من خلق ما احب استوی علی العرش فجعل ابلیس علی ملک الدنیا وكان من قبلہ من الملائکۃ یقال لہم الجن وانما سمو الجن لانہم خزان الجنۃ وکان ابلیس مع ملکہ خزائنا فوق فی صدرہ انما اعطانی اللہ ہذ المزیتۃ علی الملائکۃ

”جب اللہ تعالیٰ تخلیق کائنات سے فارغ ہوا تو عرش پر مستوی ہونا پسند فرمایا پھر ابلیس کو دنیا کا ملک بنایا وہ ملائکہ کے اس قبیلہ سے تعلق رکھتا تھا جس کو جن کہتے ہیں، ان کو جن اس لیے کہا جاتا ہے کہ وہ جنت کے خزان ہیں اور ابلیس بھی جمع ملکہ اس کا ایک خازن تھا پھر اس کے دل میں یہ تکبر پیدا ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو دوسرے فرشتوں پر یہ فضیلت (میری لیاقت کی وجہ سے) دی ہے“

یہ روایت بطریق ”موسیٰ بن ہارون البہمدانی حدیث عمرو بن حماد حدثہ اسباط بن نصر عن السدی فی خبر ذکرہ عن ابی مالک وعن ابی صالح عن ابن عباس وعن مرہ الہمدانی عن عبد اللہ بن مسعود عن اناس من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم“ مروی ہے۔ اس سند میں دو مجروح ملاوی

۱۔ تقریب التہذیب لابن حجر ج ۱ ص ۳۲۲، ضغفار والمتروکون للنسائی ترجمہ ۳۱، مجروحین لابن جبار ج ۱ ص ۳۶۵
 تاریخ البکیر للبخاری ج ۱ ص ۲۹۱، ضغفار البکیر للعقلمی ج ۲ ص ۲۵۰، جرح والتعديل لابن ابی حاتم ج ۱ ص ۱۰۱، کامل فی الضغفار لابن ندی ج ۲ ترجمہ ۱۳۴، میزان الاعتدال للذہبی ج ۲ ص ۲۰۳، مجموع فی الضغفار والمتروکین للسیروان ص ۱۳۱، تحفۃ الاحوذی للمبارکفوری ج ۱ ص ۲۳۸-۵، مجمع الزوائد للہیثمی ج ۱ ص ۲۹۸، ج ۲ ص ۳۲، ج ۳ ص ۱۴۸، فہارس مجمع الزوائد للزغول ج ۲ ص ۳۰۹، سلسلۃ الاحادیث الضعیفہ والموضوعہ للالبانی ج ۱ ص ۲۴۹، ج ۲ ص ۳۰۹، سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ للالبانی ج ۱ ص ۱۳۲، ج ۲ ص ۱۳۲، ۲۔ کلا فی العلم والادب والایمان لابن کثیر ج ۱ ص ۵۵

موجود ہیں۔

۱۔ عمرو بن حماد بن طلحہ القناد: جسے علامہ ابن حجر عسقلانیؒ، ابن معینؒ، ابو حاتمؒ، اور علامہ ذہبیؒ نے ”صدوق“ لکھا ہے مگر ابو داؤدؒ فرماتے ہیں کہ وہ رافضیہ میں سے تھا۔
امام ابن حجرؒ نے بھی اس کے ”رفض“ کا ذکر فرمایا ہے۔

علامہ ذہبیؒ نے اس سے مروی ایک منکر حدیث اس کے ترجمہ میں نقل فرمائی ہے۔
تفصیلی ترجمہ کے لیے تقریب التہذیب لابن حجرؒ اور میزان الاعتدال للذہبیؒ وغیرہ کی طرف رجوع فرمائیں۔

اس سند کا دوسرا مجروح راوی اسباط بن نصر الہمدانیؒ ہے جس کے متعلق علامہ ابن حجر عسقلانیؒ فرماتے ہیں،
”صدوق تو تھا مگر کثرت کے ساتھ خطا کرتا تھا۔“
علامہ ذہبیؒ بیان کرتے ہیں،

”یہ سدی کے علاوہ اور کسی سے روایت نہیں کرتا۔“
ابن معینؒ نے اس کی توثیق کی ہے۔

امام احمدؒ نے توقف فرمایا ہے، ابو نعیمؒ نے تصنیف کی ہے، اور امام نسائیؒ فرماتے ہیں کہ وہ قوی نہیں ہے۔

امام بخاریؒ نے اپنی تاریخ الاوسط میں اسے ”صدوق“ لکھا ہے، اور ابن جبانؒ نے اس کا تذکرہ اپنی کتاب ”الثقات“ میں کیا ہے،
موسیٰ بن ہارون کا قول ہے کہ ”اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔“

مزید تفصیل کے لیے تقریب التہذیب لابن حجرؒ، تہذیب التہذیب لابن حجرؒ، میزان الاعتدال للذہبیؒ، کاشف الذہبیؒ، معرفۃ الرواة للذہبیؒ، تحفۃ الاحوذی للمبارکفوریؒ اور سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ للآلبانیؒ وغیرہ کا مطالعہ فرمائیں۔

۱۔ تقریب التہذیب لابن حجرؒ ج ۲ ص ۶۸، میزان الاعتدال للذہبیؒ ج ۲ ص ۲۵۴

۲۔ تقریب التہذیب لابن حجرؒ ج ۱ ص ۵۳، تہذیب التہذیب لابن حجرؒ ج ۱ ص ۲۱۲، میزان الاعتدال للذہبیؒ

ج ۱ ص ۱۷۱، کاشف الذہبیؒ ج ۱ ص ۱۵۱، معرفۃ الرواة للذہبیؒ ص ۶۵، ۶۶، تحفۃ الاحوذی للمبارکفوریؒ ج ۱ ص ۳۶۱

”عن ابن عباس قال : كان ابليس من حي من احياء الملائكة يقال لهم الجن خلقوا من نار السموم من بين الملائكة“
 ”حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ ابلیس فرشتوں کے قبیلوں میں سے ایک قبیلہ سے تعلق رکھتا تھا جن کو ”جن“ کہا جاتا ہے ان کو فرشتوں کے درمیان نار سموم یعنی جلتی ہوئی آگ کی لپیٹ سے پیدا کیا گیا تھا“

اس روایت کو طبری نے بطریق ابو کریب عثمان بن سعید حدیثاً بشر بن عمارہ عن ابی روق عن الضحاك عن ابن عباس وارد کیا ہے لیکن اس کی سند میں بھی ایک مجروح راوی ”بشر بن عمارہ“ ہے جو عند المحدثین انتہائی ”ضعیف“ ہے۔ ابو حاتم فرماتے ہیں، ”قوی نہیں ہے“

امام بخاری فرماتے ہیں، ”لن نعرفه نكرة“
 امام نسائی نے اس کی تصنیف کی ہے۔

ابن جبان فرماتے ہیں کہ ”اس قدر خطر کرتا ہے کہ حد احتجاج سے خارج ہے۔ علامہ ذہبی نے بھی امام بخاری اور امام نسائی کے اقوال نقل فرمائے ہیں۔

ابن عمارہ کے تفصیلی ترجمہ کے لیے ضعفاء والمتروكون للنسائی، تاریخ الکبیر للبخاری، ضعفاء الصغیر للبخاری، ضعفاء الکبیر للعقيلي، جرح والتعديل لابن ابی حاتم، مجروحین، لابن جبان کامل فی الضعفاء لابن عدی، ضعفاء والمتروكون للدارقطنی، میزان الاعتدال للذہبی، تهذیب التهذیب لابن حجر، مجموع فی الضعفاء والمتروكين للسيروان، مجمع الزوائد للهيثمی، فہارس مجمع الزوائد للزغلول اور سلسلة الاحادیث الصیحة للالبانی وغیرہ کی طرف رجوع فرمائیں

۱۔ رواء البطر ۲۔ ضعفاء والمتروكون للنسائی ترجمہ ۳۔ تاریخ الکبیر للبخاری ج ۱ ص ۵، ضعفاء الصغیر للبخاری ترجمہ ۴۔ ضعفاء الکبیر للعقيلي ج ۱ ص ۵، جرح والتعديل لابن ابی حاتم ج ۱ ص ۳۶۲، مجروحین لابن جبان ج ۱ ص ۱۸۸، کامل فی الضعفاء لابن عدی ج ۲ ترجمہ ۵۲۲، ضعفاء والمتروكون للدارقطنی ترجمہ ۱۲۷، میزان الاعتدال للذہبی ج ۹ ص ۳۲۱، تهذیب التهذیب لابن حجر ج ۱ ص ۵۵۵، مجموع فی الضعفاء والمتروكين للسيروان ص ۶۷، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰

(۵) عن قتاده قال : كان ابليس عاشر عشرة من الملائكة على السهم۔
 اس روایت کو ابو بکر قرظی نے بطریق ”ابراہیم بن سید حد ثانصر
 بن علی حد ثانوح بن قیس عن ابی یسر بن جزور عن قتاده“ روایت کی ہے لیکن
 اس طریق میں ”نوح بن قیس بصری الحدانی“ پر بعض آئمہ نے جرح فرمائی ہے۔ امام احمد ابن معینؒ
 اور عجلیؒ نے اس کو ثقہ قرار دیا ہے۔

علامہ ابن حجرؒ فرماتے ہیں کہ ”صدوق“ لیکن ”مہتمم بالتشیع“ تھا۔
 ابوداؤدؒ کا قول ہے کہ ”تشیع کرتا تھا“ یحییٰؒ نے اس کی ”تضعیف“ کی ہے، لہٰذا
 فرماتے ہیں کہ ”اس میں کوئی حرج نہیں ہے“

علامہ ذہبیؒ اسے ” صالح الحال“ بتاتے ہیں، نوح بن قیس کے تفصیلی ترجمہ کے لیے
 تقریب التہذیب لابن حجرؒ، تہذیب التہذیب لابن حجرؒ، معرفۃ الثقات للعجلیؒ، میزان
 الاعتدال للذہبیؒ اور تحفۃ الاحوذی للمبارکفوریؒ وغیرہ کا مطالعہ فرمائیں۔

(۶) قال محمد بن اسحاق
 عن خلاء عن عطاء عن
 طاؤس عن ابن عباس، كان
 ابليس قتل ان ركب
 المعصية من الملائكة
 اسجدوا لادام وعان من سكان
 الارض وكان من اسد الملائكة
 اجتهدوا واكثرهم علما فذلك
 دعا الى الكبر وكان من جي
 يسعون جنا ۛ

”طاؤس حضرت ابن عباس سے روایت
 کرتے ہیں کہ ابلیس اپنی معصیت کے
 ارتکاب سے قبل ملائکہ میں سے تھا
 اس کا نام عزازیل تھا۔ وہ دنیا کے
 باشندوں میں سے تھا۔ وہ ملائکہ میں
 سب سے بڑا مجتہد اور زیادہ علم رکھنے
 والا تھا۔ اسکی اسی بات نے اسے تکبر
 میں مبتلا کر دیا وہ اس گروہ سے تعلق
 رکھتا تھا جس کو جن کے نام سے
 پکارا جاتا تھا۔“

۱۔ تقریب التہذیب لابن حجر ج ۲ ص ۳۸، تہذیب التہذیب لابن حجر ج ۱ ص ۵۸، معرفۃ الثقات للعجلی ج ۲
 ص ۳۲، میزان الاعتدال للذہبی ج ۱ ص ۲۴۹، تحفۃ الاحوذی للمبارکفوری ج ۲ ص ۴۸، ۲۔ تفسیر ابن کثیر

ج ۱ ص ۵۳ وکذا فی الدرر والنہای لابن کثیر ج ۱ ص ۵۵

”قال قتادة عن سید بن
المسیب : کان ابلیس
یسئیر الملائکة بالسماء
الدنیاء له
”سید بن المسیب فرماتے ہیں کہ
ابلیس آسمان دنیاء کے فرشتوں کا
رئیس تھا“

اس موضوع پر ان کے علاوہ اور بہت ساری روایات کتب تفسیر میں مل جائیں گی
مثال کے طور پر امام ابن کثیرؒ فرماتے ہیں :

”حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ابلیس شریف فرشتوں میں سے تھا اور بزرگ
قبیلہ کا تھا۔ جنتوں کا داروغہ تھا، آسمان دنیا کا بادشاہ تھا زمین کا بھی سلطان
تھا، اس سے کچھ اس کے دل میں گھمنڈ آگیا تھا کہ وہ تمام اہل آسمان سے شریف
ہے۔ وہ گھمنڈ بڑھتا جا رہا تھا۔ اس کا صحیح اندازہ اللہ ہی کو تھا پس اس کے
اظہار کے لیے حضرت آدمؑ کو سجدہ کرنے کا حکم ہوا تو اس کا گھمنڈ ظاہر ہو گیا۔
برہنہ تکبر صاف انکار کر دیا اور کافروں میں جا ملا“

”حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں وہ جن تھا یعنی جنت کا خازن تھا جیسے
لوگوں کو شہروں کی طرف نسبت کر دیتے ہیں اور کہتے ہیں مکی، مدنی، بصری
کوفی، یہ جنت کا خازن آسمان دنیا کے کاموں کا مدبّر تھا۔ یہاں کے فرشتوں
کا رئیس تھا۔ اس معصیت سے پہلے وہ ملائکہ میں داخل تھا لیکن رہتا تھا زمین
پر۔ سب فرشتوں سے زیادہ کوشش سے عبادت کرنے والا اور سب
سے زیادہ علم والا تھا، اسی وجہ سے پھول گیا تھا۔ اس کے قبیلہ کا نام جن تھا
آسمان وزمین کے درمیان آمد و رفت رکھتا تھا۔ رب کی نافرمانی سے غضب
میں آگیا اور شیطان رحیم بن گیا اور ملعون ہو گیا.... کہتے ہیں یہ تو جنت کے
اندر کام کاج کرنے والوں میں تھا“

اور

”ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ابلیس فرشتوں کے ایک قبیلہ میں سے تھا جنہیں

۱۔ ایضاً ۲۔ تفسیر ابن کثیر مترجم ج ۲ ص ۳۸۸ و کنز فی البدایہ والنہایہ لابن کثیر ج ۱ ص ۳۷

جن کہتے تھے جو آگ کے شعلوں سے پیدا ہوئے تھے۔ اس کا نام حارث تھا اور جنت کا خازن تھا، اس قبیلے کے سوا اور فرشتے سب کے سب نوری تھے قرآن نے بھی ان جنوں کی پیدائش کا بیان کیا ہے اور فرمایا ہے: **مِنْ مَّادٍ جَدِّیْنِ سَآءِ** آگ کے شعلے کی جو تیزی بلند ہوتی ہے اسے مادج کہتے ہیں جس سے جن پیدا کیے گئے تھے اور انسان مٹی سے پیدا کیا گیا زمین میں پہلے جن بستے تھے انہوں نے فساد اور خونریزی شروع کی تو اللہ تعالیٰ نے ابلیس کا شکر دے کر بھجا، انہی کو جن کہا جاتا تھا، ابلیس نے لڑ بھر کر مارتے اور قتل کرتے ہوئے انہیں سمندروں کے جزیروں اور پہاڑوں کے دامنوں میں پینچا دیا۔ اور ابلیس کے دل میں یہ تکبر سما گیا کہ میں نے وہ کام کیا ہے جو کسی اور سے نہ ہو سکا الخ“ (تفسیر ابن کثیر، ترجمہ ج ۱ ص ۹۲، ۹۴)

ان تمام تفسیریں روایات کی موجودگی کے باوجود حق تو یہ ہے کہ اس سلسلہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی کوئی صحیح و صریح اثر سرے سے موجود ہی نہیں ہے، جتنی بھی تفسیری روایات ملتی ہیں ان کا مدار مختلف صحابہ کے موقوفاً مروی اقوال پر ہے اور ان میں سے بھی اکثر اقوال ضعیف الاسناد ہیں جیسا کہ اوپر ثابت کیا جا چکا ہے۔ اگرچہ شریعت میں صحابہ کرام کا قول و عمل بھی امت کے لیے حجت ہوتا ہے (بشرطیکہ وہ قطعی طور پر ثابت ہوا اور قرآن و سنتِ ثانیہ کے صریح و عمومی احکام کے خلاف نہ ہو) مگر اس واقعہ سے بھی انکار نہیں کیا جاسکتا کہ رسول اللہ علیہ وسلم کے تربیت یافتہ اور ان کے مخاطب صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین علم و فضل اور تقویٰ و بررگی کے اعتبار سے اگرچہ ارفع و اعلیٰ نید پر فائز ہیں لیکن بہر حال وہ انبیاء علیہم السلام کی طرح ہرگز معصوم عن الخطاء نہیں تھے۔ لہذا بعض اجتہادی معاملات میں ان سے سہو اور تسامح کا صدور ممکن ہی نہیں بلکہ تقاضائے بشریت ہے